امام صاحب نے بھولے سے سورۃ الفلق کی تیسری آیت چھوڑ دی، نماز کا کیا حکم ہے؟

مجیب: ابو محمد مفتی علی اصغر عطاری مدنی

فتوی نمبر: Nor-12990

تاریخ اجراء: 26 صفر المظفر 1445ھ / 13 ستمبر 2023ء

دار الافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ امام صاحب نے دوسری رکعت میں سورۃ الفاتحہ کے بعد سورہ الفلق پڑھی۔ ابتدائی دو آیات پڑھنے کے بعد امام صاحب نے تیسری آیت " وَمِنْ شَرِّ غَاسِقٍ اِذَا وَقَبَ(۳)" کو بھولے سے چھوڑ دیا پھر اگلی دو آیات "وَمِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِی الْعُقَدِ(۴) وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ(۵)" پڑھ کر سورت مکمل کی۔ معلوم یہ کرنا ہے کہ اس صورت میں نماز ہوگئی؟ یا پھر سجدہ سہو کرنا ہوگا؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

پوچھی گئی صورت میں امام صاحب سے جو غلطی ہوئی اس سے معنیٰ فاسد نہیں ہوئے، نیز امام صاحب نے چونکہ واجب مقدار میں قراءت بھی کرلی تھی، لہٰذا اس صورت میں امام صاحب کی نماز درست ادا ہوئی ہے، اسے دہرانے کی حاجت نہیں۔

البتہ یہ مسئلہ ضرور ذہن نشین رہے کہ نماز میں سجدہ سہو اس وقت واجب ہوتا ہے جب نمازی بھولے سے کسی واجب کو ترک کردے، جبکہ یہاں امام صاحب نے کوئی واجب ترک نہیں کیا کہ اُن پر سجدہ سہو واجب ہوتا۔

آیت کے کسی کلمے کو چھوڑنے کی صورت میں اگر معنیٰ فاسد نہ ہوتے ہوں تو نماز فاسد نہیں ہوگی۔ جیسا کہ فتاویٰ قاضی خان وغیرہ کتبِ فقہیہ میں مذکور ہے: ”وان ترک کلمۃ من آیۃ ان لم یتغیر المعنی کما لو قرأ "وَمَا تَدۡرِیۡ نَفۡسٌ مَّا ذَاتَکۡسِبُ غَدًا" وترک "ذَا" لا تفسد صلاتہ لانہ یفہم بہ ما یفھم بدون الترک۔۔۔ **وان ترک آیۃ من سورۃ وقد قرأ مقدار ما تجوز بہ الصلاۃ جازت صلاتہ**“یعنی نمازی نے اگر آیت کے کسی کلمہ کو چھوڑ دیا تو اگر معنیٰ فاسد نہ ہوئے جیسے نمازی نے یہ آیتِ مبارکہ "وَمَا تَدۡرِیۡ نَفۡسٌ مَّا ذَاتَکۡسِبُ غَدًا" پڑھی اور اس

میں سے لفظ "ذَا" کو چھوڑ دیا تو اس کی نماز فاسد نہیں ہو گی، کیونکہ اس لفظ کو ترک کرنے سے بھی آیت کا وہی معنی بنتا ہے جو معنی بغیر ترک کے بن رہا تھا۔۔۔اور اگر نمازی نے سورت کی کوئی آیت چھوڑ دی جبکہ وہ مایجوز بہ الصلوٰۃ قراءت کر چکا تھا تو اس کی نماز درست ہو گی۔(فتاوی قاضی خان، کتاب الصلاۃ، ج01، ص139-140، مطبوعہ کراچی، ملتقطاً)

بہارِ شریعت میں ہے:"اس (قراءت میں غلطی ہو جانے کے) باب میں قاعدہ کلیہ یہ ہے کہ اگر ایسی غلطی ہوئی جس سے معنی بگڑ گئے، نماز فاسد ہو گئی، ورنہ نہیں۔" (بہار شریعت، ج01، ص554، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

سیدی اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ "فتاوی رضویہ" میں ایک سوال کے جواب میں ارشاد فرماتے ہیں:"(سورۃ فاتحہ) میں مطلقاً کسی لفظ کے ترک سے سجدہ سہو واجب ہو گا جبکہ سہواً ہو ورنہ اعادہ۔ اور (اس کے علاوہ) اور **کسی سورت سے اگر لفظ یا الفاظ متروک ہوئے اور معنی فاسد نہ ہوئے اور تین آیت کی قدر پڑھ لیا گیا تو اس چھوٹ جانے میں کچھ حرج نہیں۔**" (فتاوی رضویہ، ج06، ص355، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

صدر الشریعہ علیہ الرحمہ سے سوال ہوا کہ "**زید نماز پڑھا رہا تھا سورۃ فاتحہ پڑھ کر سورۃ یٰسین شروع کر دیا اور "وَ خَشِیَ الرَّحۡمٰنَ بِالۡغَیۡبِ ۚ" پڑھ کر "فَبَشِّرۡہُ بِمَغۡفِرَۃٍ وَّ اَجۡرٍ کَرِیۡمٍ" چھوڑ دی اور "اِنَّا نَحۡنُ نُحۡیِ الۡمَوۡتٰی" شروع کر دیا اور سجدہ سہو کیا، نہ نماز دہرائی۔** تو کیا اس صورت میں نماز درست ادا ہوئی یا نہیں؟" آپ علیہ الرحمہ اس کے جواب میں فرماتے ہیں:"**نماز صحیح ہے اس صورت میں سجدہ سہو واجب نہ تھا۔**" (فتاوی امجدیہ، ج01، ص282-283، مکتبہ رضویہ، کراچی)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)
www.daruliftaahlesunnat.net
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net